درسِ حدیث

مولانا محمد فواد☆

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰی وَلَا هَامَّةَ وَلَا صَفَرَ فَقَالَ اَعْرَابِیٌّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا بَالُ الْاِبِلِ تَكُوْنُ فِی الرَّمَلِ لَكَاَنَّهَا الظِّبَاُ فَیُخَالِطُهَا الْبَعِیْرُ الْاَجْرَبُ فَیُجْرِبُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَعْدَی الْاَوَّلَ

ترجمہ:

”حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی بیماری کا ایک سے دوسرے کو اُڑ کر لگنا ہامہ اور صفران سب کی کوئی حقیقت نہیں۔ ایک دیہاتی نے (جو کہ اپنے ناقص مشاہدے وتجربے کی بنا پر خارش کو متعدی بیماری سمجھتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سن کر) عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھران اونٹوں کے بارے میں کیا کہا جائیگا جو اپنی تندرستی اور جلد کھال کی صفائی ستھرائی کے اعتبار سے ہرن کی طرح ریگستان میں دوڑتے پھرتے ہیں لیکن جب کوئی خارشی اونٹ ان میں مل جاتا ہے تو وہ دوسروں کو بھی خارشی بنا دیتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا یہ بتاؤ کہ پہلے اونٹ کو کس نے خارش زدہ بنایا۔“

مطلب:

یعنی خارش پیدا ہونے کے لیے یہی ضروری نہیں کہ وہ کسی سے اڑ کر لگے لہٰذا جس طرح ان تندرست اونٹوں میں آملنے والے خارش زدہ اونٹ میں خارش کا پیدا ہونا بتقدیر الٰہی ہوتا ہے اسی طرح دوسرے اونٹوں کا خارش زدہ ہونا بھی حکم الٰہی کے تحت اور نظام قدرت کے مطابق ہوتا ہے۔

یعنی کوئی بیماری بھی متعدی نہیں ہے جیسا کہ آج کل کمزور ایمان اور کمزور اعتقاد کی وجہ سے لوگ مریض کے پاس جانے اور عیادت کرنے سے گھبراتے ہیں کہ اگر اس کے پاس گئے تو ہمیں بھی یہ مرض لاحق ہوجائے گا قطعاً اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ اس قسم کے خیالات دور جاہلیت کے خیالات ہیں۔

ولا هامه:

حدیث مذکور میں ہامہ کے الفاظ ہیں جس سے مراد اُلّو ہے لوگوں کا گمان یہ ہے کہ جب یہ پرندہ کسی گھر پر بیٹھ جائے تو

☆ استاذ الحدیث مدرسہ معمورہ، ملتان

وہ گھر ویران ہو جاتا ہے یا اس گھر کا کوئی فرد مر جاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عقیدے کو بالکل مہمل اور باطل قرار دیا ہے یعنی پرندے سے فال لینا جو کہ ایک ممنوع چیز ہے عرب کی جاہلیت میں اس قسم کے فال لیتے تھے جیسا کہ پرندے کو پکڑ کر اڑانا اگر وہ دائیں طرف اڑتا تو مطلب ہوتا تھا یہ کام کرنا ہے اگر بائیں طرف اڑتا تو مطلب لیتے تھے کہ یہ کام نہیں کرنا۔ یہ رسم اب بھی ہمارے اندر موجود ہے اگر کسی کام سے کوئی جاتا ہے اور راستے میں اس کی ملاقات کسی ایسے شخص سے ہوتی پھر وہ کام اس کا نہیں ہوتا تو کہتا ہے اس فلاں منحوس شخص کی وجہ سے میرا کام نہیں ہوا۔ یاد رکھیں اللہ کی مخلوق میں کوئی چیز منحوس نہیں۔ ایک حدیث مبارکہ میں تین چیزوں کو منحوس کہا گیا ہے۔ گھر کو، گھوڑے کو اور عورت کو۔ تو یاد رکھیں اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی کی خوش بختی اور بدبختی کا مدار یہ تین چیزیں ہیں اگر بیوی سواری اور مکان اچھا ہے تو آدمی سب سے زیادہ خوش بخت ہے اور اگر بیوی سواری اور مکان اچھا نہیں تو آدمی سے بڑا بدقسمت کوئی نہیں۔

ولا صفر:

اور نہ ''صفر کا مہینہ'' بعض لوگ صفر کے مہینہ کو منحوس مہینہ کہتے ہیں، اعتقاد اور ایمان کی کمزوری کی وجہ سے۔ اور کہتے ہیں کہ اس مہینہ میں آفات اور بلائیں اور حوادثات اور مصائب کا نزول ہوتا ہے۔ اس عقیدۂ بد کی وجہ سے لوگ بہت سارے کام چھوڑ دیتے ہیں۔ مثلاً سفر ترک کر دینا، شادی وغیرہ اس مہینہ میں نہ کرنا، کاروبار شروع نہ کرنا، اس کی دین میں اصل نہیں ہے یہ سب جہالت کی باتیں ہیں۔ نجومیوں کی من گھڑت افواہیں ہیں کوئی دن برا نہیں، کوئی مہینہ برا نہیں، کوئی پرندہ برا نہیں، کوئی بیماری متعدی نہیں ہے۔ ہر چیز میں مؤثر حقیقی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے خیر اور شر کا خالق وہی ہے۔

اس حدیث مبارکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے عقائد باطلہ کو بے اصل قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسے توہمات، بے اصل باتوں سے محفوظ فرمائیں، ایمان کامل اور یقین صادق نصیب فرمائیں۔ آمین